سوال

(248) بدعات کی سنگینی میں فرق ہوتا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اس حدیث کی تفصیلی شرح چاہتا ہوں :

((كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ فِي النَّارِ))

''ہر نئی ایجاد شدہ چیز بدعت ہے ، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ می ں لے جانے والی ہے ۔''

ہم اس عبارت کا وضاحت سے معنی مفہوم سمجھنا چاہتے ہیں ۔ آج ک ل کی جو نئی ایجادات ہیں ۔ مثلاً ہوئی جہاز، لاؤڈ سپیکر اور دوسری ایجادات جو نئی ہیں یہ سب ''محدثہ''اور بدعت میں شامل ہیں ، لیکن ہم انہیں استعمال کرتے ہیں ۔ کیا قرآن مجید کی طباعت ''بدعت''اور محدثہ ''ہوسکتی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

۱ ۔ علمائے کرام نے بدعت کی دو قسمیں بیان کی ہیں ، دینی بدعت اور دنیوی بدعت کا مطلب ہے ۔ 'کوئی ایسی عبادت ایجاد کرنا جو اللہ تعالیٰ نے شریعت میں مقرر نہیں کی ''سوال میں ذکر کردہ حدیث اور اس مفہوم کی دیگر احادیث میں یہی بدعت مراد ہے ۔

دنیوی بدعت میں جس کے فائدہ کا پہلو خرابی کے پہلو پر غالب ہو وہ جائز ہے ورنہ ممنوع نئی نئی ایجادات اور ہتھیار اور سواریاں اسی بدعت کی مثالیں ہی ۔

۲ ۔ ہوئی جہاز لاؤڈ سپیکر اور سی قسم کے روزمرہ استعمال کی نو ایجاد دنیوی اشیاء میں کوئی شرعی قباحت نہیں اس لیے ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ، بشرطیکہ ان کا استعمال کسی پر ظلم کرنے اور کسی بدعت یا گناہ کی تائید واشاعت کے لیے نہ ہو۔ یہ چیزیں ان احادیث کے تحت نہیں آتیں جن میں بدعتوں سے منع کیا گیا ہے ۔

۳ ۔ قرآن مجید کی کتابت وطباعت ، اس کی حفاظت کے اور تعلیم و تعلم کا ایک ذریعہ ہے ۔ ۔ ذرئع کا حکم وہی ہوتا ہے جو ان کا مقصود ہوتا ہے ، لہٰذا یہ سب جائز ہوں گے اور ممنوعہ بدعات میں شامل نہیں ، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ لیا ہ اور یہ اس کی حفاظت کے ذرائع ہیں ۔

۴ ۔ آپ کتاب ''تنبیہ الغافلین'' از نحاس 'الاعتصام'' از شاطبی ''السنن والمبتدعات''اور ''الابداع فی مضار الابتداع''کا مطالعہ کریں ۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہِ وَصَحْبِہِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة، رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان ، نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی، صدر : عبدالعزیز بن باز۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم- صفحہ 288

محدث فتویٰ